یسوع مسیح کی شخصیت

یسوع کیسے مکمل خدا اور مکمل انسان ہے اور ایک شخصیت۔[1]

Table of Contents

الف) یسوع مسیح کا مکمل انسان ہونا 1
ب) یسوع مسیح کا مکمل خدا ہونا 2
ج) تجسم: الوہیت اور انسانیت مسیح کی ایک شخصیت میں۔ 3
د) مسیح کے عہدے 5
ہ) مسیح کے ذریعے سے کفّارہ 6

الف) یسوع مسیح کا مکمل انسان ہونا

1۔ کنواری سے پیدایش

یسعیاہ 14:7؛ میکاہ 2:5 تا 3؛ متی 18:1 تا 25؛ لوقا 35:1 ؛ 23:3 ؛ پیدایش 15:3؛ گلتیوں 4:4 تا 5؛ یوحنا 16:3۔

الف۔ اِس تعلیم کی اہمیت : نجات کا انتظام خدا کا ہے۔

ب۔ کنواری سے پیدایش کے زریعہ سے مسیح میں الوہیت اور انسانیت ایک ہیں۔

ج۔ کنواری سے پیدایش کے زریعہ سے یہ ممکن ہوا کہ یسوع مکمل انسان اور بیگناہ ہے۔ لوقا 35:1۔

2۔ اُس کا اِنسانی بدن لوقا 7:2؛ 40:2؛ 52:2؛ یوحنا 6:4؛ 28:19؛ متی 2:4؛ لوقا 26:23؛ 39:24؛ 42:24؛ 50:24 تا 51؛ اعمال 9:1۔

3۔ اُس کی انسانی عقل لوقا 52:2؛ مرقس 32:13؛ عبرانیوں 8:5۔

4۔ اُس کی انسانی جان اور انسانی احساسات یوحنا 27:12؛ 21:13؛ متی 38:26؛ 10:8؛ یوحنا 35:11؛ عبرانیوں 7:5 تا 9؛ 15:4۔

5۔ قریبی لوگوں کے خیالات متی 53:13 تا 58؛ یوحنا 5:7؛ مرقس 20:3 تا 21۔

6۔ اُس کا بیگناہ ہونا لوقا 40:2؛ 13:4؛ یوحنا 46:8؛ 12:8؛ 29:8؛ 10:15؛ 38:18؛ اعمال 27:2؛ 14:3؛ 30:4؛ 52:7؛ 35:13؛ رومیوں 3:8؛ 2 کرنتھیوں 21:5؛ عبرانیوں 15:4 تا 16؛ 26:7؛ 1 پطرس 19:1؛ 22:2؛ 18:3؛ 1 یوحنا 1:2؛ 5:3؛ متی 1:4 تا 11؛ مرقس 12:1 تا 13؛ لوقا 1:4 تا 13؛ عبرانیوں 8:5؛ رومیوں 18:5 تا 19؛ عبرانیوں 18:2۔

7۔ یسوع مسیح کا مکمل انسان ہونا کیوں ضروری ہے؟

الف۔ اُس کی فرمانبرداری کا پھل رومیوں 18:5 تا 19؛ لوقا 1:4 تا 13؛ پیدایش 15:2 تا 7:3؛ 1 کرنتھیوں 45:15 تا 47۔

ب۔ کفارہ دینے کے واسطے عبرانیوں 14:2 تا 17۔

1This is an extract from Wayne Grudem, Systematic Theology, Leicester: IUP 2005 (1994), p. 529-567.

ج۔ درمیانی ہونے کے لِئے 1 تیمتھیس 5:2۔

د۔ خدا کے منصوبہ کو پورا کرنے کے لِئے کہ ایک انسان دنیا پر حکمرانی کرے پیدایش 28:1؛ یسعیاہ 11۔

ہ۔ نمونہ ہونے کے لئے 1 یوحنا 6:2؛ 2:3 تا 3؛ 2 کرنتھیوں 18:3؛ رومیوں 29:8؛ 1 پطرس 21:2؛ عبرانیوں 2:12 تا 3؛ فلپیوں 10:3؛ اعمال 60:7؛ 1 پطرس 17:3 تا 18؛ 1:4۔

و۔ مسیح کا بدن مخلصی کے بدن کے لِئے نمونہ ہے۔ 1 کرنتھیوں 42:15 تا 44؛ 23:15، 49؛ کل 18:1۔

ز۔ ہمدرد سردار کاہن ہونے کے لِئے عبرانیوں 18:2؛ 15:4 تا 16۔

8۔ یسوع مسیح ہمیشہ انسان رہیگا۔ یوحنا 25:20 تا 27؛ لوقا 39:24 تا 42؛ اعمال 11:1 ؛ 56:7؛ 5:9؛ 1 کرنتھیوں 1:9؛ 8:15؛ مکاشفہ 13:1 تا 17؛ متی 29:26؛ مکاشفہ 9:19۔

ب) یسوع مسیح کا مکمل خدا ہونا

1۔ کتاب مقدس کا دعویٰ

الف۔ خدا کا لفظ (یونانی "تھے۔اوس") مسیح کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یوحنا 1:1؛18:1؛28:20؛ رومیوں 5:9؛ طِطُس 13:2؛ عبرانیوں 8:1؛ (زبور 6:45)؛ 2 پطرس 1:1؛ یسعیاہ 6:9 (21:10)۔

ب۔ خداوند (مالک؛ یونانی "کوریوس"؛ عبرانی ی۔ہ۔و۔ہ) کا لفظ مسیح کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لوقا 11:2؛ 43:1؛ متی 3:3؛ 44:22؛ 1 کرنتھیوں 6:8؛ 12:3؛ عبرانیوں 10:1 تا 12 (زبور 25:102 تا 27)؛ مکاشفہ 16:19؛ رومیوں 9:10 تا 13؛ فلپیوں 9:2 تا 11 (یسعیاہ 23:45 تا 24)۔

ج۔ مسیح کی الوہیت کے لئے اور دعویٰ

"میں ہوں" یوحنا 58:8؛ (خروج 14:3)؛ مکاشفہ 13:22؛

"کلام" یوحنا 1:1 اور 14 (یونانی "لوگوس"؛ زبور 6:33)؛

"ابن آدم" کا نام: 4 اناجیل میں 84 دفعہ استعمال ہؤا، اس کے علاوہ صرف ایک دفعہ: اعمال 56:7۔ متی 64:22 (دانی ایل 13:7)

"خدا کا بیٹا": متی 25:11 تا 30؛ 5:17؛ 1 کرنتھیوں 28:15؛ عبرانیوں 1:1 تا 3؛ 5:1؛ 8:1؛ یوحنا 14:1؛ 18:1؛ 34:1؛39:1؛ 19:8؛ 9:14؛ 3:16؛ 36:3؛ 31:20؛ 20:5 تا 22؛ 25:5؛ 17:10؛ 15:16؛ 37:3؛ 23:5 ؛ 36:10۔

2۔ ثبوت کہ یسوع کی الہٰی خوبیاں ہیں:

اُس کا قادر مطلق ہونا: متی 26:8 تا 27؛ 19:14؛ یوحنا 1:2 تا 11؛ مرقس 5:2 تا 7؛ متی 22:5؛ 28:5 ؛ 32:5؛ 25:11 تا 27؛ 36:3؛

اُسکی ابدیت : یوحنا 58:8؛ مکاشفہ 13:22؛

اُسکا علمِ کل: مرقس 8:2؛ یوحنا 48:1؛ 64:6؛ 25:2؛ 30:16 ؛ 17:21؛

اُس کا ہر جگہ موجود ہونا: متی 20:18؛ 20:28؛

اُس کی حیاتِ ابدی: یوحنا 19:2؛ 17:10 تا 18؛ عبرانیوں 16:7؛ 1 تم 16:6؛

وہ پرستش کے لائق ہے: فلپیوں 9:2 تا 11 (یسع 23:45 تا 24)؛ عبرانیوں 6:1؛ مکاشفہ 12:5 تا 13؛ متی 17:28۔

3۔ کیا یسوع نے زمین پر ہوتے ہوئے اپنی الہٰی خوبیوں میں سے کچھ اتار دیں؟ نہیں۔ یہ فلپیوں 7:2 کا مطلب

نہیں ہے۔

4۔ نتیجہ: مسیح مکمل خدا ہے۔

5۔ کیا تجسم کی تعلیم آج کل سمجھی جاتی نہیں؟ نہیں۔ جب آج کل یہ تعلیم مسیحی علم الوہی کے اندر ترک کی جاتی ہے یہ فیلسُوفی پر مبنی ہے۔

6۔ یسوع کی الوہیت کیوں ضروری تھی؟

الف۔ صرف وہ جو لامحدود خدا ہے سب لوگوں کی سزا اپنے اوپر اُٹھا سکتا ہے۔ یہ کام کسی محدود مخلوق سے نہیں ہو سکا۔

ب۔ نجات خداوند کی طرف سے ہے (یوناہ 9:2)۔ صرف خدا انسان کو بچا سکتا ہے۔

ج۔ صرف وہ جو مکمل خدا ہے خدا اور انسان کے درمیان درمیانی ہو ساکا۔

ج) تجسم: الوہیت اور انسانیت مسیح کی ایک شخصیت میں۔

1۔ مسیح کی شخصیت کے بارے میں چند غلط تعلیمات:

الف۔ آریّت: بیٹا کامل مخلوق ہے اور باپ کے جوہر سے نہیں ہے۔ اُس سے پہلے کہ مسیح مولود تھا وہ وجود میں نہ تھا"[2]

ب۔ "اپولیناریّت: خداوند یسوع مسیح کی کوئی انسانی عقل اور روح نہیں تھی، بلکہ صرف انسانی جسم اور خدا کا کلمہ۔"[3] اپولینار 361ء میں لودیکیہ کا بشپ بن گیا۔ "381 ء قسطنطنیہ کی مجلسِ عامہ نے اپولیناریّت کو بدعتی قرار دیا۔" [4]

ج۔ نسطوری فرقہ کے لوگوں کی تعلیم کے مطابق مسیح میں دو شخصیتیں تھیں، ایک انسانی اور ایک الٰہی۔ نسطوریُس 428 ء میں قسطنطنیہ کا بطریق بن گیا۔ "گو بدعت نسطوریُس سے نامزد ہوئی لیکن درحقیقت وہ تخلیقی مفکّر تو نہ تھا"۔[5] 431 ء میں "افسس کی مجلسِ عامہ نے نسطوریُس کو برطرف کر دیا۔" [6]

د۔ منوفیسیّت[7]: "قسطنطینہ کے ایک راہب یوطخیس نام نے یہ تعلیم دی۔ اُس نے یہ اقرار کیا کہ مسیح کے تجسّم سے پہلے مسیح کی دو ذاتیں تھیں مگر تجسّم کے بعد اُس کی صرف ایک ذات تھی۔ "[8] منوفیسیّت کے مطابق مسیح کی دو ذاتیں یہاں تک آپس میں مل گئیں کہ ایک ہی ذات ان میں سے نکلی جو نہ الٰہی تھی نہ انسانی۔

2۔ خلقیدون (Chalcedon) کی مجلسِ عامہ [9] نے

(۴۵۱ عسو ی) مسیح کی شخصیت کے بارے میں یہ تعلیم دی: ولیم ینگ خلقیدونی توضیح کا سب سے ضروری حصہ یوں پیش کرتے ہیں:

"مقدس آبائے کلیسیا کے نمونہ کے مطابق ہم سب ایک ہی رائے سے اقرار کرتے ہیں

کہ خداوند یسوع مسیح ایک واحد بیٹا ہے جو الوہیّت میں اور انسانیّت میں مکمّل ہے ،

---

2 ولیم-جی-ینگ: رسولوں کے نقشِ قدم پر، لاہور: مسیحی اشات خانہ 1998، صفحہ 290۔

3 وہاں، صفحہ 290۔

4 وہاں، صفحہ 250۔

5 وہاں، صفحہ 250۔

6 وہاں، سفحہ 255۔

7 منوفیسیّت = Monophysitism = Eutychianism. مونوس کا مطلب "صرف ایک" اور فی-سِیس کا مطلب "ذات" یا "جوہر" ہے۔

8 وہاں، سفحہ 259۔

9 دیکھیئے وہاں، سفحہ 260 تا 261 اور لوئیس برک ہاف: مسیحی علمِ الٰہی کی تعلیم، لاہور: مسیحی اشات خانہ 1998، صفحہ 240 تا 242۔

جو حقیقی خدا اور حقیقی انسان ہے، جس میں جسم اور جان دونوں ہیں۔ جس میں قوّتِ دلیل بھی ہے۔ جہاں تک الوہیّت کا سوال ہے، اُس کا اور باپ کا ایک ہی جوہر ہے،

اور جہاں تک انسانیّت کا سوال ہے، اُس کا اور ہمارا ایک ہی جوہر ہے۔

وہ سب باتوں میں ہماری طرح تھا، توبھی بے گناہ رہا۔

جہاں تک اُلوہیّت کا سوال ہے وہ کُل عالموں سے پیشتر باپ سے مولود تھا۔

جہاں تک انسانیّت کا سوال ہے اِن آخری دنوں میں وہ ہم آدمیوں کے لیے اور ہماری نجات کے واسطے کنواری مریم سے پیدا ہؤا، جو مسیح کی انسانیّت کے لحاظ سے مادرِ خدا تھی۔

وہ ایک واحد مسیح، بیٹا، خداوند اور اکلوتا ہے جس کو ہم دو ذاتوں میں مانتے ہیں،

جنہیں نہ تو ہم ایک دوسرے سے ملا سکتے ہیں، نہ تبدیل کر سکتے ہیں،

نہ تقسیم کر سکتے ہیں اور نہ ہی کبھی اُنہیں علیحدہ کر سکتے ہیں،

ذاتوں میں جو فرق ہے وہ اتحاد کی وجہ سے موقوف نہیں،

بلکہ ہر ذات کی انفرادی خاصیّت محفوظ بھی ہے

اور واحد پرا سوپن [10]، اور ہُپاسطِسس[11]، میں اکٹھی ہوتی ہیں۔

یہ نہیں کہ مسیح بٹ گیا یا دو اقانیم میں منقسم ہو گیا

بلکہ وہ ایک واحد بیٹا اور اکلوتا خدا، کلمہ، خداوند، یسوع مسیح ہے۔"[12]

اپولیناریّت کے خلاف کہا گیا "جو --- حقیقی انسان ہے، جس میں جسم اور جان دونوں ہیں۔ جس میں قوّتِ دلیل بھی ہے۔ -- اور جہاں تک انسانیّت کا سوال ہے، اُس کا اور ہمارا ایک ہی جوہر ہے۔ وہ سب باتوں میں ہماری طرح تھا، توبھی بے گناہ رہا"۔[13]

نسطورِیّت کے خلاف کہا گیا کہ "جس کو ہم دو ذاتوں میں مانتے ہیں، جنہیں نہ تو ہم --- تقسیم کر سکتے ہیں اور نہ ہی کبھی اُنہیں علیحدہ کر سکتے ہیں --- اور واحد پرا سوپن، اور ہُپاسطِسس، میں اکٹھی ہوتی ہیں۔

یہ نہیں کہ مسیح بٹ گیا یا دو اقانیم میں منقسم ہو گیا۔"[14]

منوفیسیّت کے خلاف کہا گیا کہ "جس کو ہم دو ذاتوں میں مانتے ہیں، جنہیں نہ تو ہم ایک دوسرے سے ملا سکتے ہیں، نہ تبدیل کر سکتے ہیں --- ذاتوں میں جو فرق ہے وہ اتحاد کی وجہ سے موقوف نہیں، بلکہ ہر ذات کی انفرادی خاصیّت محفوظ بھی ہے "۔[15]

3۔ کتابِ مُقدس کے خاص حوالے جات کو سمجھنا کہ اِن کا تعلق مسیح کی الوہیت اور انسانیّت سے کیا ہے؟[16]

الف۔ ایک ذات ایسا کام کرتی ہے جو دوسری ذات نہیں کرتی:

اعمال 9:1 تا 11 اور متی 20:28۔ لوقا 23:3 اور یوحنا 1:1 تا 2 اور 58:8۔ متی 26:8 تا 27 اور عبرانیوں 3:1۔ لوقا 46:23 اور یوحنا 19:2۔ عبرانیوں 15:4 اور یعقوب 13:1۔

اِس لحاظ سے یہ بھی مناسب ہے کہ ہم سمجھیں کہ یسوع مسیح کی ایک انسانی مرضی اور ایک الہٰی مرضی تھی (دیکھیں متی 39:26 تا 42)

10 پرا سوپن= Greek prosopon, English person

11 Greek hypostasis , English Subsistence (ینگ کی کتاب میں صفحہ 261 دو بار " ہُپاسطِسس" لکھا ہے، ایک بار ہُپاسطِسس)۔

12 ولیم۔جی۔ینگ: رسولوں کے نقشِ قدم پر، صفحہ 260 تا 261۔

13 Grudem, صفحہ 557۔

14 Grudem, صفحہ 557۔

15 Grudem, صفحہ 557۔

16 دیکھیں Grudem, صفحہ 558 تا 563۔

اور ایک اِنسانی شعور اور ایک الہٰی شعور (دیکھیں مرقس 32:13 اور لوقا 52:2 ایک طرف اور یوحنا 25:2 اور 30:16 اور 17:21 دوسری طرف)۔

ب۔ ہر ایک کام جو ایک ذات کرتی ہے یسوع مسیح کی شخصیت کرتی ہے۔
یوحنا 58:8؛ 1 کرنتھیوں 3:15؛ یوحنا 28:16 اور متی 20:28۔

ج۔ یسوع مسیح کے مختلف نام اُسکی شخصیت کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں اگرچہ شاید یہ نام ایک ایسا کام پیش کرتا ہے جو مسیح کی دوسری ذات سے کیا جاتا ہے۔
1 کرنتھیوں 8:2؛ مرقس 32:13؛ لوقا 43:1؛ 11:2۔

د۔ خلاصه: "یہ رہتا ہؤا جو وہ تھا وہ یہ بن گیا جو وہ پہلے نہ تھا۔ "

ہ۔ جو ایک ذات نے دوسری ذات کو دے دیا۔
الہٰی ذات نے اِنسانی ذات کو یہ قابلیت بخشی کہ اُس کی پرستش کی جائے اور وہ گناہ نہ کر سکے۔ انسانی ذات نے الہٰی ذات کو یہ قابلیت دی کہ وہ دکھ اور موت کا تجربہ حاصل کرے اور تجربہ سے یہ سمجھے کہ ہمارے کیا تجربات ہیں اور وہ ہماری فدیہ دینے والی قربانی بنے۔

و۔ تجسم کتابِ مقدس کا سب سے حیران کن معجزہ ہے۔

د) مسیح کے عہدے[17]

مسیح وہ ہے جو (تیل سے) مسح کیا گیا ہے، جو خدا کا ممسوح ہے۔ پرانے عہد نامہ میں ہمیں تین عہدوں کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ لوگ مسح کئے جاتے تھے: سردار کاہن (احبار 12:8)؛ بادشاہ (1 سموئیل 1:16 تا 13) اور نبی (1 سلاطین 16:19)۔ نئے عہد نامہ میں یسوع مسیح نبی اور بادشاہ اور کاہن کہلاتا ہے۔

نبی: متی 11:21؛ 14:16؛ اعمال 22:3 تا 23۔
بادشاہ: متی 2:2؛ 37:27؛ 18:28؛ لوقا 31:1 تا 33؛ مکاشفہ 16:19۔
کاہن: عبرانیوں 17:2؛ 15:4۔

1۔ یسوع مسیح نبی ہے۔
نبی ایک درمیانی ہے۔ اُس کی ذمہ داری ہے کہ وہ خدا کا کلام خدا سے حاصل کرے اور خدا کی قوم کو سنائے (پاک روح کے وسیلہ سے نبوت کی نعمت: میکاہ 8:3) اور قوم کی درخواستیں اور قوم کا حال خدا کے سامنے پیش کرے (شفاعتی دعا کی نعمت: 1 سموئیل 23:12)۔
یسوع نبی کی بلا ہٹ پوری کرتا ہے (متی 17:4 اور 23؛ 24:7؛ 28:7 تا 29؛ مرقس 35:1؛ لوقا 16:5)۔

2۔ یسوع مسیح بادشاہ ہے۔
بادشاہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ خدا کی شریعت پر عمل کرتے ہوئے (استثنا 18:17 تا 19) خدا کی قوم کی حکمرانی کرے۔ اِس کے لئے چرواہے کی تمثیل استعمال ہوتی ہے جس کی ذمہ داری ہے: بھیڑوں کی حفاظت، اُن کی راہنمائی اور انکی ضروریات پوری کرنی (دیکھیں زبور 23 اور یوحنا 1:10 تا 30)۔
آنے والا مسیح سچی عدالت کرے گا۔ اُس کی شریعت خدا کی شریعت پوری دنیا کے لئے ہوگی (یسعیاہ 1:11 تا 4؛ 1:42 تا 4)۔
یسوع بادشاہ کی بلا ہٹ پوری کرتا ہے (یوحنا 11:10؛ 37:18؛ 1 تیموتھیس 13:6؛ متی 4:21 تا 5؛ 18:28

17 دیکھیں لوئیس برک ہاف: مسیحی علمِ الہٰی کی تعلیم، لاہور: مسیحی اشاعت خانہ 1998، صفحہ 255 تا 267۔

تا 20)۔

3۔ یسوع مسیح کاہن ہے۔

کاہن بھی درمیانی ہے۔ وہ نبی کی مانند بھی خدا کا کلام قوم کو سناتا ہے لیکن وہ اس کو موسیٰ کی شریعت سے حاصل کرتا ہے (ملاکی 2:7؛ یرمیاہ 18:18)۔ وہ بھی نبی کی مانند شفاعتی دعا میں مشغول ہے اور قوم کے حالات خدا کے سامنے پیش کرتا ہے (خروج 7:28 تا 30)۔ اِس کے علاوہ اُس کی خاص بلا ہٹ ہے کہ وہ خیمہ اجتماع یا مقدِس سے تعلق رکھتا ہے یعنی خدا کے حضور سے۔ وہ خدا کے اتنا قریب آ سکتا ہے جس طرح کوئی اور نہیں۔ قربانیوں کے وسیلہ سے وہ خدا کی قوم خدا کے قریب لا سکتا ہے۔ جب وہ گناہ میں گر گئے ہیں اُن کو بحال کار سکتا ہے۔

یسوع کاہن کی بلا ہٹ پوری کرتا ہے (عِبرانیوں 14:7 تا 28؛ 14:9 تا 15؛ 22:9 تا 28؛ 19:10 تا 23؛ رومیوں 34:8؛ مکاشفه 10:5)۔

ہ) مسیح کے ذریعے سے کفّارہ [18]

1۔ کفّارہ کی عِلّت فاعلی:[19]

"خدا کی یہ مرضی کہ وہ عوضی کفارہ کے ذریعے سے گنہگاروں کو بچائے، خدا کی محبت اور عدل پر مبنی ہے۔ خدا کی محبت نے گنہگاروں کے سامنے بچنے کی راہ کھول دی (یوحنا 16:3) اور خدا کے عدل کا یہ مُطالبہ پورا گیا گیا کہ شریعت کے تقاضے پورے کئے جائیں (رومیوں 26:3)۔ تاکہ وہ خود بھی عادل رہے اور جو یسوع پر ایمان لائے اس کو بھی راستباز ٹھہرانے والا ہو۔ دیکھئے رومیوں 24:3 ، 25۔"[20]

2۔ کفّارہ کی ضرورت:

"خدا کے عدل کے لحاظ سے کفّارے کی ضرورت تھی۔ چونکہ انسان کی خطاؤں سے عدل کی خلاف ور زی ہوئی۔ اِس لئے تصفیہ یا ادائیگی کی ضرورت تھی۔ خدا کی راست بازی اور پاکیزگی جو گناہ کو برداشت نہیں کر سکتی ہے اُس کی ازلی عظمت و جلالت کی اعلانیہ نافرمانی کو نظرانداز نہیں کر سکتی --- خدا کی صداقت کا یہ تقاضا تھا کہ سزا کا حکم جو اُس نے گناہ کے بارے میں سنایا، ضرور عمل میں لایا جائے۔ حزقی ایل 4:18؛ رومیوں 23:6"۔[21] دیکھئے متی 39:26؛ لوقا 25:24 تا 26؛ عبرانیوں 17:2؛ 23:9 تا 26؛ 4:10۔

3۔ کفّارہ کی خصوصیّات:[22]

الف۔ مسیح کی فرمانبرداری ہمارے لئے

یسوع مسیح نے کامل پاک زندگی گزاری تاکے وہ ہمیں راست باز ٹھہرائے (رومیوں 17:5 تا 19؛ فلپیوں 9:3؛ 1 کرنتھیوں 30:1؛ متی 15:3)۔

ب۔ مسیح کا دکھ اُٹھانا ہمارے لئے

---

18 See Wayne Grudem, Systematic Theology, Leicester: IVP 2005 (1994), p. 568-607. اور

دیکھیں لوئیس برک ہاف: مسیحی علمِ الٰہی کی تعلیم، لاہور: مسیحی اشات خانہ 1998، صفحه 269 تا 288۔

19 English "The Cause of the Atonement" (Grudem, p. 568).

20 برک ہاف، صفحه 269 تا 270۔

21 برک ہاف، سفحه 270۔

22 Grudem، صفحه 570 تا 576۔

1۔ یسوع مسیح کی زندگی اِس دنیا میں دکھ سے بھری رہی:

متی 1:4 تا 11؛ عبرانیوں 8:5؛ 3:12 تا 4؛ یوحنا 35:11؛ یسعیاہ 3:53؛ متی 17:17۔

2۔ صلیب کے دکھ:

کتابِ مقدس کے مطابق مسیح نے چار مختلف قسم کے دکھ صلیب پر اُٹھائے:

الف) جسمانی دکھ اور موت: مرقس 24:15۔

ب) اِس دنیا کا گناہ اُٹھا لے جانے کا دکھ: یسعیاہ 6:53؛ یوحنا 29:1؛ 2 کرنتھیوں 21:5؛
گلتیوں 13:3؛ عبرانیوں 28:9؛ 1 پطرس 24:2۔

ج) دوستوں نے مسیح کو چھوڑ دیا (متی 31:26)
اور خدا نے اپنے بیٹے کو چھوڑ دیا (متی 46:27؛ حبقوق 13:1)۔

د) خدا کے غضب کا پیالہ مکمل طور پر پینے کا دکھ: دیکھئے یرمیاہ 15:25اور 26 اور متی 39:26 اور 42؛ رومیوں 25:3 تا 26؛ عبرانیوں 17:2؛ 1 یوحنا 1:2 تا 2؛ 9:4 تا 10۔

MIK books touching the subject of Christology:

Wycliffe A Singh, Jesus - God and Man ("Tafheen")
R.W.Orr, One God, 71 pages
Younas Aamir, Prophet of one nation or saviour of the world, 80 pages
Prophet or greater than a prophet 32 pages
Barkat A. Khan, Saviour (Najatdahanda)
E. Hahn, Son of God (Ibn-e-Khuda)
Pir Baksh, The Crucifixion and Resurrection of Christ
David Brown, The Divine Trinity, 131 pages
Wycliffe A. Singh, The excellence of Christ, 141 pages
Wycliffe A. Singh, The Genealogies of Christ
Athanasius, The Incarnation, 96 pages

اے دی لائن مئی 2008